مدرسہ بنات الاسلام لدھیانہ کی

سالانہ روئیداد

۱۹۴۳ء _ ۱۹۴۴ء

مدرسہ بنات الاسلام لدھیانہ کی

سالانہ روئیداد ۱۹۴۳ء _ ۱۹۴۴ء

جو مدرسہ کے تیسرے

سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۴ء میں پڑھی گئی۔

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

دن گزرتے دیر نہیں لگتی۔ کل ہی کی بات ہے جب مدرسہ بنات الاسلام کے قیام کا چرچا تھا اور ابتدائی امور زیر بحث تھے۔ لیکن آج تیسرا سال بخیر و عافیت ختم ہو رہا ہے۔ تین سال کا مختصر عرصہ درس گاہوں کی تشکیل و تاسیس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا لیکن خداوند کریم کے فضل و احسان اور ارکان و معاونین کے اخلاص، ہمت اور مسلسل جذبۂ عمل نے مدرسہ کو چار چاند لگا دیے جس کا پورا اندازہ مدرسہ کی سہ سالہ خدمات سے ہو سکتا ہے۔ خیال تھا کہ ان کارگزاریوں کو تفصیل کے ساتھ پیش کریں لیکن کاغذ کی نایابی و ناقابل برداشت گرانی ارادوں میں حائل ہے۔ محض ضروری عرض داشتوں پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ مکمل تفصیلات دفتر میں محفوظ ہیں جہاں سے ہر وقت ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

تعلیمی مقاصد

اس درس گاہ کا حقیقی منشاء یہی ہے کہ مسلم خواتین میں مذہبی تعلیم سے جو عام انحراف پایا جاتا ہے، اسے پورے طور پر دور کیا جائے اور ان میں قرآنی تعلیمات سے سچی اسلامی روح پھونکی جائے۔ تاکہ قوم کی بچیاں حقیقی طور پر مسلمہ کہلا سکیں اور قومی تعمیر پاکیزہ اسلامی تعلیمات سے استحکام پذیر ہوں۔ بحمد للہ اسی بلند مقصد کے پیش نظر قرآنی تعلیمات کو اساس قرار دے کر اس قسم کا نصاب ترتیب دیا گیا ہے۔ جس کی تکمیل کے بعد بنات الاسلام زندگی کے دوسرے لوازمات کے ساتھ قرآنی حقائق و معارف سے مستفید ہو سکتی ہیں۔ اب جہاں اس امر کی ضرورت ہے کہ قوم اس درس گاہ کی سرپرستی کرے اور اپنی کمائیوں سے اس مقدس نظامِ تعلیم کو فروغ دے۔ وہاں یہ بہت ضروری و لازمی ہے کہ کوئی گھر اس فیضان سے محروم نہ رہے۔ تاکہ ہماری بدبختی کے تاریک دور کا خاتمہ ہو جائے۔

تعلیمی نظام

مدرسہ میں عمومی و خصوصی دو درجے ہیں:

ا۔ درجہ عمومی پانچ جماعت تک ہے جس کا معیارِ تعلیم عام مدارس و مکاتیب سے مختلف اور بہت بلند ہے۔ درجہ عمومی کے پانچ سالوں میں طالبہ قرآن کریم کے لفظی ترجمے، قواعدِ عربی اور فارسی انشاء و ادب کے ساتھ تاریخ، جغرافیہ، حساب، معلوماتِ عامّہ، سینا پرونا اور امور خانہ داری کی تکمیل کر لیتی ہے۔

۲۔ اس کے بعد درجہ خصوصی تین سالوں پر مشتمل ہے۔ جن میں عربی ادب، تفہیم و ربطِ آیات، فقہِ اسلام اور اسلامی تاریخ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جن کی تکمیل کے بعد وہ حقیقی طور پر ''مسلمہ'' کہلانے کی مستحق ہو سکتی ہے۔ خدا مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی بچیوں کو پاکیزہ اسلامی تعلیمات کی طرف لگا سکیں تاکہ قوم کا حقیقی روشن مستقبل پیدا ہو سکے۔

بشارتِ عظمیٰ

مدرسہ جاری ہوتے ہی تین سعادت مند طالبات محترمہ حرمت خاتون صاحبہ بنت حافظ محمد عظیم صاحب، محترمہ صغریٰ خاتون صاحبہ بنت حاجی محمد شریف صاحب میونسپل کمشنر، محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ بنت شیخ رحمت علی صاحب درجہ خصوصی کے پہلے سال میں داخل ہوئی تھیں، وہ بحمد اللہ امسال اپنے مجوّزہ نصاب کی تکمیل کر چکی ہیں اور انہوں نے اپنے آپ کو قرآنی علوم سے آراستہ کر کے اپنی زندگیاں سنوار لی ہیں جو قوم کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ ہر سہ طالبات دین و دنیا کی ان سعادتوں سے بہرہ ور ہیں کہ جن گھروں میں داخل ہوں وہ بقعہ نور بن جائیں اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہیں۔ خوش قسمت ہے وہ انسان کہ جن کے گھروں میں اس قسم کی سعادت مند بچیاں موجود ہوں۔ اور مبارک ہیں وہ لوگ جن کی بچیاں قرآنی سرچشمہ سے سیراب ہو کر ان کے لیے سرمایۂ آخرت جمع کر رہی ہیں۔

امسال طالبات کی تعداد تقریباً تین صد رہی۔ اس وقت آٹھ معلمات تعلیمی خدمات میں مصروف ہیں۔ طالبات کو مدرسہ تک پہنچانے اور دوسرے امور کے لیے تین خادمات ہیں۔ معلمات کی رشک آفریں قابلیت، مسلسل محنت، اخلاص اور نیک نیتی کا مبارک ثمرہ ہے کہ مدرسہ ترقی و مقبولیت کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ ان میں بالخصوص محترمہ صغریٰ خاتون صاحبہ بنت جناب خواجہ محمد یوسف صاحب رئیس اعظم کا ایثار اور فداکارانہ جذبۂ عمل انتہائی طور پر قابل ستائش ہے۔ ان کی شبانہ روز مخلصانہ سرگرمیاں مدرسہ کو منازلِ عروج پر پہنچا رہی ہیں۔ اللہ انہیں مزید ہمت واستقلال اور اخلاص اور جزائے کاملہ عطا فرمائے اور دوسرے ارباب ثروت کو توفیق دے کہ ان کی بچیاں گھروں میں بیکار رہنے کی بجائے دینی خدمات میں مصروف رہ سکیں۔ ان کی مخلصانہ مساعی ہی قوم کو پروان چڑھا سکتی ہیں۔

تعمیری فنڈ

مدرسہ فی الحال کرایہ کی عمارت مقام عزیز محلہ اقبال گنج میں واقع ہے۔ گو یہ عمارت کافی کشادہ، عمدہ اور محفوظ ہے۔ لیکن مدرسہ کی روز افزوں ترقیات کے پیش نظر مدرسہ کی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتی۔ مدرسہ شروع ہونے سے پہلے اور درمیانی آرام کے وقت جب طالبات صحن میں آتی ہیں تو کھڑے ہونے تک کو جگہ نہیں ملتی۔ خصوصاً گرمی کے ایام میں دشواریاں بڑھ جاتی ہیں۔ درس گاہ کے لیے اس کی ضروریات و مناسبات کے لحاظ سے مستقل موزوں تعمیر کی ضرورت ہے۔ جس کی جانب قوم کے ارباب خیر کو خصوصی توجہ کرنی چاہیے تاکہ تعمیری سلسلہ کا فنڈ جاری ہو جائے اور بہت جلد موزوں زمین خرید کر قرآن تعلیم واشاعت کے مرکزی عمارتی داغ بیل ڈال دی جائے۔ اس مبارک تعمیری مقصد میں جن کے پاکیزہ اموال صرف ہوں گے وہ ان کے لیے دائمی خیر وبرکت کا موجب رہیں گے۔ لہٰذا اس صدقہ جاریہ کو قائم کرنے کے لیے پورے ایثار، ہمت اور گرم جوشی سے کام لیں تاکہ خیر وسعادت کا یہ سلسلہ جلد شروع کر دیا جائے۔

تعلیمی معاوضہ

مدرسہ کی جانب سے تعلیمی معاوضہ کے طور پر طالبات سے کوئی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی بلکہ انہیں ہر قسم کی سہولتیں دی جاتی ہیں تاکہ عام مسلمانوں کی بچیاں بھی آسانی کے ساتھ قرآنی تعلیم حاصل کر سکیں۔ اب مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ فہم ودانش سے کام لیں اور سکولوں سے گمراہی وفیشن پرستی کی گراں اجناس کے بدلہ قرآنی مرکز کی سود مند زندگی حاصل کریں جو ان کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لیے ہر قسم کی کامیابیوں کی ضامن ہے۔

غریب والدین کی بچیاں عام طور پر غربت وافلاس کی وجہ سے جہالت کی نذر ہو جاتی ہیں۔ لیکن مدرسہ بنات الاسلام کے مخلص کارکنان دنیوی اجر ومعاوضہ سے مستغنی ہو کر

قرآن کی تعلیم واشاعت کے لیے کمر بستہ ہیں۔ وہ تعلیمی شوق رکھنے والی نادار بچیوں کی حسب استطاعت خبرگیری رکھتے ہیں۔ امسال دوسری امداد کے علاوہ تقریباً ۷۵ روپیہ کا سامانِ نوشت وخواند مدرسہ کی جانب سے غریب طالبات میں مفت تقسیم کیا گیا۔ قوم کے ارباب ثروت کو اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ وہ اپنی بچیوں کو لایعنی نازبرداریوں میں صدہا روپے خرچ کردیتے ہیں۔ کاش کہ وہ ان غریب بچیوں کو بھی قومی زندگی کا ضروری جزو سمجھیں اور محض فضول خرچیوں کے مصارف کو ان کی جہالت دور کرنے کے لیے وقف کردیں۔ تاکہ مدرسہ پوری فراخدلی سے ان کی سرپرستی کرسکے اور ان کی پوری قوم تعلیمی ترقیوں سے سرفراز ہوکر دین ودنیا میں برومند ہوسکے۔

دنیا کے موجودہ نظام میں غریب کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ غریب زندگی کے ہر شعبہ میں ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں بھی غربت وامارت کا سوال قائم ہے اور غریب بچے اسی احساس سے جماعتوں میں بھی دم بخود سے رہتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہی احساس ان کی ترقی کی راہوں میں حائل ہوجاتا ہے۔ لیکن بحمد اللہ مدرسہ بنات الاسلام کی فضا میں اسلامی اخوّت ومحبّت اور پاکیزہ تعلیم کے بابرکت اثرات کی وجہ سے کسی قسم کا کوئی امتیاز نہیں۔ تمام لڑکیاں آپس میں شیر وشکر کرتی رہتی ہیں جس سے مدرسہ کی فضا پر امن وروح پرور ہے۔

انتظامیات

مدرسہ کے نظم ونسق اور نگرانی وغیرہ کے لیے باقاعدہ ایک جماعت قائم ہے جو پوری شیفتگی، توجہ، ہمدردی اور اخلاص سے مدرسہ کی ترقیوں کے لیے والہانہ طور پر مصروفِ عمل رہتی ہے۔ اس کی شبانہ روز اَن تھک مخلصانہ سرگرمیوں کا ثمرہ ہے کہ مدرسہ کو ابتدائی حالات کے باوجود کسی قسم کی دشواریوں کا سامنا نہیں ہوا۔ مدرسہ ان کی مساعی پر دلی ہدیۂ

عقیدت وامتنان پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند کریم ان کے نیک عزائم میں برکت واستقلال عطا فرمائے۔ تاکہ وہ زیادہ بلند ہمتی کے ساتھ اس پودے کی آبیاری کر سکیں۔

جماعت کی تشکیل حسب ذیل ہے:

صدر: محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ احد شاہ صاحب مرحوم

صدر المعلمات و مہتممہ: کلثوم بنت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب

معتمدہ: محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ محمد اعظم صاحب

نائبہ معتمدہ: محترمہ صغریٰ صاحبہ دختر خواجہ محمد یوسف صاحب

خازنہ: محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ محمد یوسف صاحب

مالیات

قرآنی تعلیم واشاعت کا یہ مرکز مسلم خواتین کی اصلاح وترقی کے لیے جاری ہوا ہے۔ اس قسم کی مذہبی واصلاحی درس گاہ کو حکومت کے ساتھ مربوط نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس سے کوئی امداد لی جا سکتی ہے۔ بلکہ اس کے اقتصادی ومالی مسائل کا سوال مسلمانوں کے عام احساس پر مبنی ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ مسلمان اس فرض کو اطمینان بخش طریقہ پر انجام دے رہے ہیں اور اپنی اعانتوں سے مدرسہ کو سرفراز فرما رہے ہیں۔ انہیں کی گراں قدر عنایتوں اور مہربانیوں سے مدرسہ ترقی کی منازل پر گامزن ہے۔ مدرسہ اپنے تمام مخلص معاون بہن بھائیوں کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتا ہے اور محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ احد شاہ صاحب مرحوم صدر انجمن بنات الاسلام، محترمہ بیگم صاحبہ خواجہ محمد اعظم صاحب، محترم خواجہ محمد یوسف صاحب، محترم خواجہ محمد اعظم صاحب خصوصی شکریہ وستائش کے مستحق ہیں۔ انہوں نے بڑی فراخ دلی اور فیاضی سے مدرسہ کو ہر قسم کی امداد سے نوازا۔ خدا ان کے پاکیزہ اموال میں برکت دے۔ ہم مخلص بہن بھائیوں سے متوقع ہیں کہ وہ آئندہ بھی اپنی گراں قدر

کوششوں سے مدرسہ کو سرفراز فرماتے رہیں گے۔

عطیہ گرامی

محترم خواجہ محمد اعظم صاحب رئیس اعظم لدھیانہ مدرسہ کے تعمیری امور میں انتہائی فراخ حوصلگی سے حصہ لیتے رہتے ہیں اور کسی موقع پر بھی مدرسہ کو فراموش نہیں فرماتے۔ ان کی قابل قدر مخلصانہ توجہات پر کارکنانِ مدرسہ بدل وجان ممنون ہیں۔آپ نے امسال مقررہ امداد کے علاوہ پانچ صدر روپیہ کے عطیۂ گرامی سے مدرسہ کو سرفراز فرمایا ہے۔ کارکنان دلی طور پر ان کے شکر گزار ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ محترم خواجہ صاحب مدرسہ کے تعمیری فنڈ میں اپنی روایات کے مطابق السابقون الاولون میں شمار ہوں گے۔

ذیل میں گزشتہ سال کی آمدنی ومصارف کا اجمالی نقشہ پیش کیا جا رہا ہے۔ اسماء کی تفصیلات دفتر میں محفوظ ہیں:

نقشہ آمد و خرچ

ازماہ اپریل ۱۹۴۳ء تا ماہ مارچ ۱۹۴۴ء

آمد		خرچ	
بقایاسابقہ ــــــ ۲۲۶۵_۱۱_۳			
اپریل ۱۹۴۳ء	۸۷_۴_۰	اپریل ۱۹۴۳ء	۱۴۳_۸_۰
مئی ۱۹۴۳ء	۱۲۸۸_۹_۶	مئی ۱۹۴۳ء	۱۴۸_۹_۰
جون ۱۹۴۳ء	۷۰_۴_۰	جون ۱۹۴۳ء	۹۹_۸_۰
جولائی ۱۹۴۳ء	۱۳۵_۸_۰	جولائی ۱۹۴۳ء	۹۱_۰_۰
اگست ۱۹۴۳ء	۱۰۶_۴_۰	اگست ۱۹۴۳ء	۹۲_۰_۰

ماہ	آمد	ماہ	خرچ
ستمبر ۱۹۴۳ء	۰_۱۴_۴۲۲	ستمبر ۱۹۴۳ء	۰_۸_۹۱
اکتوبر ۱۹۴۳ء	۰_۱۴_۶۱۸	اکتوبر ۱۹۴۳ء	۰_۰_۸۹
نومبر ۱۹۴۳ء	۰_۴_۱۱۳	نومبر ۱۹۴۳ء	۰_۲_۱۱۲
دسمبر ۱۹۴۳ء	۰_۱۲_۱۲۶	دسمبر ۱۹۴۳ء	۰_۰_۱۰۴
جنوری ۱۹۴۴ء	۰_۸_۱۰۶	جنوری ۱۹۴۴ء	۰_۰_۹۱
فروری ۱۹۴۴ء	۰_۸۹۲	فروری ۱۹۴۴ء	۰_۰_۱۱۰
مارچ ۱۹۴۴ء	۰_۸_۵۷	مارچ ۱۹۴۴ء	۰_۱۲_۹۱
میزان آمد	۹_۱۲_۵۴۹۱	میزان خرچ	۰_۳_۱۲۶۴
بقایا	۹_۹_۴۲۲۷		

تبلیغ

مدرسہ کا حقیقی منشاء قرآنی تعلیمات کی تبلیغ واشاعت اور خواتین اسلام کی اصلاح وہدایت ہے۔ اس لیے تعلیمی مشاغل کے ساتھ مدرسہ کی جانب سے اصلاحی و تبلیغی سلسلہ بھی جاری ہے جسے مدرسہ کی قابل قدر معلمات وطالبات انجام دیتی ہیں۔ جس سے عام خواتین اسلام رشد وہدایت حاصل کر رہی ہیں۔ ایک مسلسل تبلیغی سلسلہ مولانا مفتی محمد نعیم صاحبؒ کے مکان پر درس قرآن کی صورت میں جاری ہے۔ جہاں ہر ہفتہ بعد نماز جمعہ عام خواتین کے لیے درسِ قرآن اور سبق آموز اصلاحی تقاریر ہوتی ہیں۔ جن سے عام خواتین اسلام فوز وفلاح حاصل کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف اسلامی تقریبوں پر بھی تبلیغی واصلاحی جلسے ہوتے رہتے ہیں جو بے حد سود مند ثابت ہو رہے ہیں۔

اکابر مشاہیرِ ملّت

خدا کا شکر ہے کہ مدرسہ کو عوام وخواص دونوں کی قبولیت کا گراں مایہ شرف حاصل

ہورہاہے۔ مدرسہ کی قرآنی فضا کو دیکھ کر ہر شخص اثر پذیر ہوتا ہے اور ہمیشہ کے لیے مدرسہ کی خدمات کا معترف ہوجاتا ہے۔

امسال مختلف اوقات میں بعض جلیل القدر مشاہیرِ ملّت نے مدرسہ کا معائنہ فرماکر مدرسہ کی کارگزاریوں کو دل وجان سے سراہا۔ ان میں مفکرِ ملّت، مجاہدِ اعظم حضرت مولانا عبیداللہ سندھی اور رئیس العلماء حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ دونوں اکابرِ ملّت علم وفضل، ورع وتقویٰ اور وسعتِ نظر وتعلیمی تجارب کے لحاظ سے عدیم المثال ہیں۔ ان کی آراء گرامی درس گاہ کے متعلق زیادہ وقیع ومستند شمار کی جاسکتی ہیں۔ ان قابل احترام عمائد نے مدرسہ کے متعلق جن گراں قدر خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ ان کے اقتباسات درج کیے جاتے ہیں تاکہ قوم درس گاہ کی صحیح عظمت اور بلندی مقام سے روشناس ہوسکے۔

مفکرِ ملّت حضرت مولانا عبید اللہ سندھی
مؤسس بیت الحکمۃ جامعہ ملیہ دہلی

دو تین مہینہ کے معمولی وقفہ سے مجھے دوسری دفعہ مدرسہ بنات الاسلام کے دیکھنے کا موقع ملا اور میں بہت مسرور ہوا کہ جن مسلمانوں نے مدرسہ دیکھا وہ اس کے انتظام اور اس کے نصاب میں تعلیم قرآن کی تعریف کرتے ہیں۔ دلی تمنا ہے کہ دارالعلوم (دیوبند) کے پہلو میں اتنی بڑی تعلیم گاہ بچیوں کے لیے ہو۔ جس قدر بڑی تعلیم گاہ مردوں کے لیے ہے۔ بالفعل میں اس مدرسہ بنات الاسلام کو دارالعلوم دیوبند کے زنانہ سیکشن کے لیے اساس مان لیتا ہوں۔

عبید اللہ سندھی

۶_۳_۴۴

رئیس العلماء حضرت مولانا محمد طیب صاحب
مہتمم دارالعلوم دیوبند

نحمدہ و نصلی!

آج مجھے مدرسہ بنات واسلام میں حاضری کا موقع نصیب ہوا۔ بچیوں کی مختلف جماعتوں اور درجات کی طالبات نے آموختہ سنایا اور تعلیم و تعلم کے مختلف الانواع نتائج دیکھنے میں آئے۔ نظم اور طریق تعلیم بھی معائنہ میں آیا۔ سب کچھ دیکھ لینے کے بعد مجھے الفاظ نہیں ملتے کہ میں ان جذباتِ مسرّت کو ظاہر کر سکوں جو اس مدرسہ کے نمایاں کارناموں کو دیکھنے کے بعد میرے دل میں پیدا ہوئے۔ لڑکیوں کے مدرسہ کے لیے جس قدر شرائط اسلامی نقطہ نظر سے ہو سکتی ہیں وہ سب اس مدرسہ میں موجود پائیں۔

خدا کرے کہ ہر مسلمان ہر جگہ اس مدرسہ اور اس کے طریق تعلیم کی تقلید کریں۔ اگر اسی مثال پر جگہ جگہ مدارس بنات قائم ہو گئے تو قوم کی جہالت ان شاءاللہ چند ہی دن میں کافور ہو جائے گی۔ ہم سب کو شکر گزار ہونا چاہیے حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب اور ان کے خلفِ رشید مولانا ضیاء الحسن صاحب کا جن کی تعلیمی اور عملی جدوجہد نے یہ نیک مثال قائم کی۔ حق تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

شکریہ

ان مختصر احوال پر اپنی گزارشات ختم کرتی ہوں۔ اور آخر میں ان تمام بہن بھائیوں کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اپنے پاکیزہ اموال، زریں مشوروں اور نیک نصائح سے مدرسہ کو سرفراز فرمایا اور ان خواتین کی خدمت میں دلی ہدیہ عقیدت پیش کرتی ہوں جنہوں نے اپنی تشریف آوری سے جلسہ کی رونق کو دوبالا کیا اور اپنی ہر قسم کی اعانتوں سے ہمیں ممنون فرمایا۔ اللہ انہیں جزائے کاملہ عطا فرمائے اور ہمیں مذہب، قوم، ملک کی مخلصانہ خدمت کے لیے مزید ہمت، اخلاص، استقلال عطا فرمائے۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم

سبحان ربك رب العزة عما يصفون

وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين

عاجزہ کلثوم مفتی

بنت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی

مہتممہ وصدر المعلمات

مدرسہ بنات الاسلام لدھیانہ پنجاب